مدحتِ سرور ﷺ



مدحتِ سرور ﷺ

(شاعر کا انیسواں ۱۹ اُردو مجموعہ نعت)

راجا رشید محمود

مکتبہ ایوان نعت رجسٹرڈ

مدحتِ سرور ﷺ

شاعری: راجا رشید محمود

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور

صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

چیئرمین سید ہجویر نعت کونسل

پروف خوانی: شہناز کوثر

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس-5- حسن چیمبر عقب مزار قطب الدین ایبک نیو انارکلی لاہور۔ فون: 7230001

طباعت: نیو فائن پرنٹنگ پریس لاہور

نگرانی: اظہر محمود

اشاعت اول: اگست 2002

ہدیہ: 100 روپے

ناشر: راجا اختر محمود

مکتبہ ایوان نعت رجسٹرڈ

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور

فون: 7463684

مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(میرا 19-واں اُردو مجموعۂ نعت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۱۹ حروف کی نسبت سے

اُس ہستی کے نام

جو ۱۹ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ کو واصل بحق ہوئی

میری بیگم

مغفورہ نسرین اختر

مضامین اور بھی ہیں بیسیوں، پر مجھ سے کیا مطلب
مِرے نزدیک تو بس شاعری ہے مدحتِ سرور ﷺ

اختصار

خادمِ نعت ہو گئے محمودؔ
یہ صفت ہے کسی کی صفت

مدحتِ سرور ﷺ

وردِ صَلّی اللّٰہ کا پاتے ہیں روز و شب شرف
دیکھیے ملتا ہے دیدِ مصطفیٰ ﷺ کا کب شرف
اپنے کشکولوں میں آقا ﷺ کی سخاوت گاہ سے
پا چکے ہیں نور کا مہر و مہ و کوکب شرف
اور متلاشی ہو کس جاہ و حشم کے، دوستو!
مل گیا ہے حاضریٔ در کا تم کو جب شرف
ہم مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے، اور مفت میں
پا گئے ہیں اُمّتی ہونے کا سب کے سب شرف
اپنے آقا ﷺ پر درودِ پاک کا اور نعت کا
کرتے ہیں حاصل شبانہ روز میرے لب شرف
آخری اعزاز و منصب چاہیے محمودؔ کو
اس کو تدفینِ مدینہ کا ملے یا رب! شرف

مدحتِ سرور ﷺ

جو رکھا نعت کا دیوان لا کر
اکھٹے کر دیے ارمان لا کر

عجب عظمت عطا کی کبریا نے
نبی ﷺ کو عرش پر مہمان لا کر

یمن و عن ہم کو محبوبِ خدا ﷺ نے
دیا رب کا ہر اک فرمان لا کر

مدینے میں جو ہوں، مَیں کیا کروں گا
ارم سے لالہ و ریحان لا کر

نبی ﷺ نے زندگی آسان کر دی
ہر اک دکھ درد کا درمان لا کر

تیقّن دیکھ اصحابؓ نبی ﷺ کا
پھرا کوئی کہاں ایمان لا کر

نہیں اُن ﷺ کے سوا ممدوح کوئی
مرے ہاتھوں میں دو قُرآن لا کر

نبی ﷺ کے عاشقوں، خوش قسمتوں نے
درِ آقا ﷺ پہ رکھّی جان لا کر

کروں گا نعت کی تکمیل آخر
درودِ پاک کا عنوان لا کر

ہٹائے نعت کے رستے سے کوئی
تو کچھ حُجّت، کوئی بُرہان لا کر

لحد میں میری، رکھ دینا عزیزو!
نعوتِ حضرتِ حسّانؓ لا کر

مجھے جانا ہے پھر واپس مدینے
جہاں سے رکھا ہے سامان لا کر

مدحتِ سرور ﷺ 3

بندہ و رب کی ملاقات، نہ دیکھی نہ سُنی
ایسی تو اور کوئی بات نہ دیکھی نہ سنی

لامکاں جائے ملاقات چُنی خالق نے
یہ تواضُع، یہ مُدارات، نہ دیکھی نہ سنی

رُوبرُو باتیں ہُوئیں باہمی دلچسپی کی
چاہتوں کی یہ علامات نہ دیکھی نہ سنی

ماسوا شہرِ پیمبر ﷺ کے، خدا کے گھر کے
حُسنِ انوار کی برسات نہ دیکھی نہ سنی

اُن کے در پر جو گیا، اس نے مُرادیں پائیں
یہ سخاوت ہو کہ خیرات، نہ دیکھی نہ سنی

لطف و اِکرامِ پیمبر ﷺ کے مَیں صدقے جاؤں
دشمنوں پر بھی مُدارات نہ دیکھی نہ سنی

دامنِ عفو میں ڈھانپا ہے گنہگاروں کو
ایسی اَلطاف کی بہتات نہ دیکھی نہ سنی

دیدِ روضہ کو بھی ٹھہرایا زیارت اپنی
ایسی تو طرزِ عنایات نہ دیکھی نہ سنی

نسل اور رنگ کی تفریق مٹائی جیسے
یہ روایت، یہ مُساوات نہ دیکھی نہ سنی

مغفرت یوں کہ شَفاعت تھی گنہگاروں کی
ایسی تو وجہِ وجوہات نہ دیکھی نہ سنی

آپ مالک بھی کسی اور کی مرضی چاہے
یہ ہے وہ صورتِ حالات، نہ دیکھی نہ سنی

نعت محمودؔ کے ہونٹوں پہ رہی ہے اکثر
ایسی تطہیرِ خیالات نہ دیکھی نہ سنی

مدحتِ سرور ﷺ

4

دھیان شان کا، یا آن بان کا کیوں ہو
خیال نعت میں زورِ بیان کا کیوں ہو
نبی ﷺ کو مانیں تو پہنچیں خدائے برحق تک
سوائے طیبہ نشاں بے نشان کا کیوں ہو
جسے بُلائیں حضور ﷺ آپ شہرِ طیبہ میں
وہ زیرِ بار کسی کاروان کا کیوں ہو
زبانِ عجز میں آقا ﷺ سے جو کرے باتیں
تکلّف اُس کو کسی ترجمان کا کیوں ہو
کروں جو دل کی لگی کا بیان طیبہ میں
تو شائبہ بھی کہیں داستان کا کیوں ہو
ہو جس کا منتظر بھی، میزبان بھی خالق
سوا نبی ﷺ کے، کوئی ایسی شان کا کیوں ہو

درودِ پاک نہ جس کی زبان پر مچلے
کوئی بھی ہو، وہ مرے خاندان کا کیوں ہو
وظیفہ اسمِ نبیؐ کریم ﷺ کا جو کروں
تصوّر اور کسی گیان دھیان کا کیوں ہو
گدائے شہرِ پیمبر ﷺ اگر کہیں مجھ کو
تو ہوکا مجھ کو کسی آن بان کا کیوں ہو
نبی ﷺ کے شہر میں موت آنا ہے بہی بختی
یہاں پہ آ کے مجھے دھیان جان کا کیوں ہو
رہے جو حشر میں سر پر درود کا سایہ
تو خیال اور کسی سائبان کا کیوں ہو
رہِ محبتِ سرکار ﷺ پر چلیں تو رشید
زباں پہ حرف کوئی بھی تکان کا کیوں ہو

مدحتِ سرور ﷺ 5

ماسوا نعت کے، صدا کیسی
اور کسی شخص کی ثنا کیسی
ہو نہ اُسلوبِ رب اگر رہبر
مدحِ محبوبِ کبریا ﷺ کیسی
پر لگا کر درودِ سرور ﷺ کے
لامکاں تک گئی دعا کیسی
آنے والا کوئی خبر تو دے
شہرِ طیبہ کی ہے فضا کیسی
منگتا آقا ﷺ کا ہو کے دیکھ ذرا
بذل ہے کس قدر، عطا کیسی
عاجزی ہے یہاں ثمر آور
شہرِ سرکار ﷺ میں اَنا کیسی

دیکھ لو جا رہا ہوں جنت کو
ان کے مدّاح کو سزا کیسی
میرے آقا ﷺ نے بیتِ مَقدِس میں
کی نبیوںؑ کی اقتدا کیسی
ماسوائے درِ حبیبِ خدا ﷺ
اور کسی در پہ التجا کیسی
ناصرِ معصیت شعار ہوئی
رحمتِ شاہِ دوسرا ﷺ کیسی!
گود میں جاؤ گے تو دیکھو گے
خاکِ طیبہ میں ہے وفا کیسی
ہم جو سوچیں تو ان کی باتیں ہیں
اپنی محمودؔ رہنما کیسی

مدحتِ سرورﷺ

اظہار کی دی رب نے جو مظہر کو اجازت
کیا خوب تھی اک آئنہ پیکر کو اجازت

بخشش کی سفارش وہ کریں جس کی بھی چاہیں
اللہ نے دی اپنے پیمبرﷺ کو اجازت

حنانہ کا گریہ بھی نہ مخفی تھا کسی سے
پھر دی گئی گویائی کی کنکر کو اجازت

آتا ہے وہ قدمینِ پیمبرﷺ کی طرف سے
سرکارﷺ نے دی ہے شہِ خاور کو اجازت

عظمت سے شرف یاب پیمبرﷺ نے کیا ہے
جھکنے کی عطا ہو گئی جس سر کو اجازت

دے رکھی ہے میرے لیے طیبہ میں نبیﷺ نے
منظر کو اجازت، پسِ منظر کو اجازت

دیکھے وہ نظر بھر کے درِ سرورِ دیںﷺ کو
اکبر کو اجازت ہے، نہ اصغر کو اجازت

ہوتا رہے دیدارِ مدینہ سے مُشرّف
سرکارﷺ نے دے رکھّی ہے احقر کو اجازت

میرے لیے وہ خاکِ مدینہ کو اڑا لائے
دیں سرورِ کونینﷺ جو صرصر کو اجازت

نغمات وہ گائے گا پیمبرﷺ کی ثنا میں
محشر میں ملے گی جو سخنور کو اجازت

مصروف ہیں سب وردِ درودِ نبویﷺ میں
سرکارﷺ نے دی ہے مرے گھر بھر کو اجازت

ہو سایہ فگن روز وہ محمودؔ کے سر پر
فرمائیں نبیﷺ نعلِ مطہّر کو اجازت

7

مدحتِ سرور ﷺ

خدا نے یوں مرے اسلام کے اعلان کو جانچا
درودِ پاک کی تکثیر سے ایمان کو جانچا

نظر آیا ہے "مَا یَنْطِقُ" "فَتَرْضٰی" بھی نظر آیا
کلامِ رب پڑھا تو مصطفیٰ ﷺ کی شان کو جانچا

رسولِ پاک ﷺ کی عظمت پرکھنے کے لیے میں نے
خدا نے جو لیا نبیوں سے، اُس پیمان کو جانچا

نظر آیا مجھے انسانیت کی بہتری کرتا
جو ارشاداتِ سرور ﷺ میں کبھی انسان کو جانچا

ہُوا معلوم، بلواتا تھا وہ خدّامِ سرور ﷺ کو
بغور و خوض جب آوازۂ رضوان کو جانچا

قصائد میں نے علّامہ بُصیریؒ کے پڑھے دل سے
عقیدت سے نعوتِ حضرتِ حسّانؓ کو جانچا

اسے پایا گدایانِ نبیؐ پاک ﷺ کی صف میں
کسی نے جب کسی بھی صاحبِ عرفان کو جانچا

تو پھر "خُلقِ عظیم" آقا و مولا ﷺ کو بنا بھیجا
خدائے پاک نے جب خَلق کے بحران کو جانچا

یہی پایا کہ اس میں ہے مدیحِ سرورِ عالم ﷺ
جو ہم نے ربِّ عالم کے ہر اک فرمان کو جانچا

جو باندھا تھا ولید ابنِ مُغیرہ نے پیمبر ﷺ پر
خدا نے "اَلْقَلَم" سُورہ میں اُس بہتان کو جانچا

یہ دیکھا میں نے، کتنے نعت کے مجموعے لکھے ہیں
جو محشر کے سفر کے واسطے سامان کو جانچا

بہت تخلیق و تحقیقِ مدیحِ مصطفیٰ ﷺ یوں کی
دلِ محمودؔ نے پہلے سے ہر امکان کو جانچا

ہے کوئی ایسا بھی بدقسمت جہاں
میرے آقا ﷺ کی نہیں رحمت جہاں

شہر اک ایسا ہے دنیا سے الگ
ہے پیمبر ﷺ کا درِ دولت جہاں

ذکر ہے اُس شہر کا لب پر کہ ہے
سُکھ جہاں، آرام اور راحت جہاں

وہ حرم مکّہ کا یا طیّبہ کا ہے
ہو نہیں سکتی رسا ظلمت جہاں

بوریے پر دو کھجوروں کا ڈِنر
دست بستہ ہے ہر اک ثروت جہاں

میرا گھر محمودؔ ہے صلوات گھر
ہے عقیدت کی ہر اک حُجّت جہاں

طیّبہ ہے قریہ، کہ ہیں حضرت ﷺ یہاں
شاغلِ مدحت ہوئی فطرت یہاں

شائقِ جنّت! مدینے میں پہنچ
ہر قدم پر دیکھ سو جنت یہاں

عرشِ حق اور قریۂ محبوبِ حق ﷺ
اُس طرف معنٰی ہے اور صورت یہاں

عظمتِ شہرِ پیمبر ﷺ دیکھیے
عالمِ کثرت میں ہے وحدت یہاں

ذکرِ رفعت ہے مِرے سرکار ﷺ کا
منطبق ہو گی ہر اک آیت یہاں

خُلد خود شہرِ نبی ﷺ میں آئے گی
ہو اگر محمودؔ کی رحلت یہاں

مدحتِ سرور ﷺ 10

راہِ حکمت سے کیا برپا نیا اک انقلاب
لائے دنیا میں جنابِ مصطفیٰ ﷺ اک انقلاب

دو کھجوریں نامور تاجر کا کھانا رات کا
سائرِ عرش اور بچھونا بوریا = اک انقلاب

حرفِ تعلیماتِ محبوبِ خدا ﷺ کے فیض سے
زندگی میں پا چکے ما و شما اک انقلاب

جو مرے آقا ﷺ تریسٹھ سال فرماتے رہے
دانش و حکمت سے تھا ہر فیصلہ اک انقلاب

کایا پلٹی آپ ﷺ کے حرفِ بصیرت کے طفیل
لایا آقا ﷺ کا ہر آئینِ وفا اک انقلاب

واقعاتِ سیرتِ سرکار ﷺ پڑھنے سے کھُلا
خُلقِ آقا ﷺ سے جہاں میں آ گیا اک انقلاب

اوّلِ تخلیق ہیں وہ، آخری پیغام بر
ابتدا اک انقلاب اور انتہا اک انقلاب

خالق و مالک نے اُنس و الفتِ محبوب ﷺ میں
لوحِ محفوظِ محبّت پر لکھا اک انقلاب

ان کے نعلینِ مُقدّس کی شرف انگیزیاں
لایا ہے سرکار ﷺ کا ہر نقشِ پا اک انقلاب

مظہرِ اوصافِ خلّاقِ جہاں تھا آئنہ
اور کیا تھا آئنہ؟ تھا آئنہ اک انقلاب

ایک سے گیارہ سنِ ہجری کے سب لمحات میں
پایا دنیا نے بہَر صبح و مسا اک انقلاب

اب بھی ہم محمودؔ اِس رستے پہ چل کر دیکھ لیں
ہے پیمبر ﷺ کی اطاعت کا صلہ اک انقلاب

مدحتِ سرور ﷺ ۱۱

تمازت حشر میں کیسی بھی ہو خورشیدِ رخشاں میں
ہمیں کیا، ہم تو ہوں گے مصطفیٰ ﷺ کے ظلِّ داماں میں

پیمبر ﷺ کی محبت اور الفتِ شہرِ طیبہ کی
بجائے خوں رواں ہے میرے ہر تارِ رگِ جاں میں

تصوّر میں طوافِ روضۂ سرور ﷺ کیے جاؤں
سبق میرے لیے ہے گردشِ گردونِ گرداں میں

رسولِ خالقِ عالم ﷺ کی رحمت کا اثر دیکھا
نگوں سر میں، نگاہِ عجز میں، دستِ پشیماں میں

رسولِ پاک ﷺ کی مدحت کے، جن سے لفظ بنتے ہیں
لکیریں وہ لگائیں رب نے دستِ منقبت خواں میں

یہ ہیں اور وہ نہیں احسان مندِ آقا و مولا ﷺ
یہی تفریق تو رکھی گئی انسان و حیواں میں

نمعلوم اُس جگہ ہوں یا نہ ہوں گلیاں مدینے کی
چلا تو جاؤں نعتوں کے تصدّق باغِ رضواں میں

نقوشِ پائے سرور ﷺ کی ضیا بخشی کے کیا کہنے
چمک ایسی کہاں مہرِ درخشاں، ماہِ تاباں میں

ہے متمکّن پیمبر ﷺ کی محبت، فضلِ خالق سے
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''

جو قسمت ساتھ دے میرا تو باتیں اُن ﷺ کی گھر کر لیں
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''

جمالِ گنبدِ خضرا کی ہیں رعنائیاں داخل
''نظر میں، قلب میں، آنکھوں میں، تن میں، روح میں، جاں میں''

نگاہِ لطف جب محمودؔ کے سرکار ﷺ نے ڈالی
فرشتوں کو نظر کچھ بھی نہ آیا فردِ عصیاں میں

نظر آتا ہے جو رحماں میں اور محبوبِ رحماں ﷺ میں
سمجھنا اس تعلّق کا، نہیں انساں کے امکاں میں
نبی ﷺ کی خاکِ پا اُس سے کہیں ارفع تریں نکلی
بلندی کا تصوّر جو بھی تھا فکرِ سخنداں میں
لگا ہم کو کہ وہ نعت پیمبر ﷺ گنگناتے ہیں
پرندوں کے سنے جو چہچہے صبحِ گلستاں میں
مدد بڑھ کر قیامت میں بھی کی سرکار ﷺ نے میری
ندامت کی نمی پائی جو میرے اشکِ لرزاں میں
کمالِ حسن، آقا ﷺ نے کہا ہے حسنِ سیرت کو
بلالؓ و ابنِ یاسرؓ سا کہاں ہے یوسفستاں میں
شکوہ و طُمطُراق و جاہ آقا ﷺ کے گدا جیسا
کہیں آیا نظر محمودؔ تم کو میر و سلطاں میں؟

یہ دعا ہے، مصطفیٰ ﷺ ہو جائیں پُرسانِ حیات
چاک ہوتا جائے گا ورنہ گریبانِ حیات
جو ہیں تیرے باعثِ تخلیق، ان کو یاد کر
گونجتا ہے بزمِ دنیا میں یہ اعلانِ حیات
روح و جاں میں نور یوں اترا نبی ﷺ کے شہر کا
ہو گئی روشن مری شمعِ فروزانِ حیات
زندگی رب کی عطا کردہ ہے، آقا ﷺ کے طفیل
رب کرے، ہو جائے سب لوگوں کو عرفانِ حیات
رحمتِ سرور ﷺ سے اک مضمون پر ہیں مشتمل
ساری منظومات، سب اشعارِ دیوانِ حیات
موت کا محمودؔ خواہشمند ہے طیبہ میں یوں
ہو چکا ہے اس کو علمِ رازِ پنہانِ حیات

مدحتِ سرور ﷺ 14

مدحِ پیغمبر ﷺ کیے جاتے ہیں دورانِ حیات
"مختصر سا ہے مگر کافی ہے سامانِ حیات"

متن بھی میری کتابِ زندگی کا، نعت ہے
اور یہی سرنامۂ ابواب و عنوانِ حیات

الفتِ خلّاق و تخلیقِ پیمبر ﷺ پر ہوا
حسنِ ایقانِ وجود اور حسنِ ایقانِ حیات

مان لو آقا ﷺ کے فرمودات و ارشادات کو
مومنوں کے واسطے تو ہے یہ فرمانِ حیات

یادِ آقا ﷺ، ذکرِ سرور ﷺ، وردِ نامِ مصطفیٰ ﷺ
موت اِن کاموں میں آ جائے تو ہے آنِ حیات

حفظِ ناموسِ حبیبِ کبریا ﷺ ہے زندگی
غازی علم الدینؒ تھا بس مرتبہ دانِ حیات

ایک اک لمحہ نبی ﷺ کی مدح کا حامل ہُوا
مجھ پہ کچھ کم تو نہیں، یارو! یہ احسانِ حیات

عترتؓ و اصحابؓ سرور ﷺ کی ثنا خوانی کروں
کوئی تو ہو جائے مجھ سے کام شایانِ حیات

زندگی پائی ہے جب ان کے وسیلے سے، تو ہیں
مدح خوانانِ پیمبر ﷺ، مدح خوانانِ حیات

کیا ہیں امکاناتِ نعتِ سرورِ کونین ﷺ کے
سوچتا رہتا ہوں میں تا حدِّ امکانِ حیات

پائے گا پروانہ آزادی کا، روضے کے قریب
روح کا طائر کہ ہے محبوسِ زندانِ حیات

خاکِ طیبہ اب کرم فرمائے گی محمودؔ پر
موت کی جانب نظر آتا ہے رُجحانِ حیات

مدحتِ سرور ﷺ 15

مصطفیٰ ﷺ کے در پہ جو آشفتہ حال آیا نظر
بے نیازِ رنج و اندوہ و ملال آیا نظر

وہ شفیعِ عاصیاں ﷺ کا ہے درِ عفو و عطا
زخمِ عصیاں کا جہاں پر اِندمال آیا نظر

آقا و مولا ﷺ نے میری سب خطائیں بخش دیں
میری پلکوں پر جو آبِ اِنفعال آیا نظر

ہم وہیں ٹھہرے، وہیں پر ہم نے دھرنا دے دیا
الفتِ سرور ﷺ کا جس جا اِحتمال آیا نظر

ہے نجَف، کرب و بلا، بغداد، اجمیر و دمشق
جس جگہ طیبہ کا کچھ رنگِ جمال آیا نظر

ہر نظام اِفراط و تفریطِ ضوابط کا شکار!
دینِ سرور ﷺ ہی میں حُسنِ اِعتدال آیا نظر

دور تک نظّارہ کرنے کے ہُوئی قابل نگاہ
آنکھ کی پُتلی میں جب رنگِ بلالؓ آیا نظر

وہ مزارِ آمنہؓ ہے، وہ مزارِ فاطمہؓ
میرے آقا ﷺ کا جہاں عکسِ جمال آیا نظر

رب نظر آیا انھیں لاریب، جن افراد کو
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال ﷺ آیا نظر"

تب ہُوا قربان حُر، ابنِ علیؓ پر، جب اُسے
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال ﷺ آیا نظر"

بے طلب محمودؔ کو ہر چیز کرتے ہیں عطا
اس کے ہونٹوں پر کبھی کوئی سوال آیا نظر؟

بالیقیں محمودؔ کو، مدحِ نبی ﷺ کرتے ہوئے
عاجزی میں اور خجالت میں کمال آیا نظر

ذکر اِسرا کا کروں تو بس کروں گا اِس قدر
دو کمانوں سے قریں حق اور نبیؐ حق نگر ﷺ

میرے آقا ﷺ سا کوئی پایا کسی نے تو کہے
چھان لیں اہلِ نظر نے سب تواریخ و سِیَر

محفلِ سرور ﷺ کے حاضر باش تھے حضرت اُویسؓ
یوں زیارت کر نہ پائے تھے نبی ﷺ کی عمر بھر

روز یہ پرواز کرتا ہے نبی ﷺ کے شہر تک
طیرِ تخیل اپنا جتنا بھی ہُوا ہے خستہ پر

ان کی فرقت میں ہُوا گریہ کناں سُوکھا تنا
یہ مِرے سرکار ﷺ کا تھا ایک اعجازِ نظر

رحمتِ خالق نے گھیرے میں لیا اُس شخص کو
جو ہُوا شہرِ نبی ﷺ کی سمت سرگرمِ سفر

جالیوں کے آگے جا کر جب زباں کُھلتی نہیں
توڑتی ہے اُس جگہ پر خامشی کو چشمِ تر

ہو بقیعِ پاک کی مٹّی مِری تدفین کو
یہ تمنّا یہ دعا ہے مختصر سے مختصر

یہ روایت ہے کہ پیدا ہوتے ہی جبریل کو
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال ﷺ آیا نظر"

وہ صحابہؓ ہیں جنھیں ایمان کی آنکھوں کے ساتھ
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال ﷺ آیا نظر"

سچ ہے، مجھ کو صحنِ کعبہ میں بھی دورانِ قیام
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال ﷺ آیا نظر"

تر زباں محمودؔ مدحِ مصطفیٰ ﷺ میں کیوں نہ ہُوں
جب ہُوں اَلطاف و عنایاتِ نبی ﷺ سے بہرہ ور

مدحتِ سرور ﷺ 17

کیوں نہ ہو لب پر بیانِ معرفت
آقا و مولا ﷺ ہیں جانِ معرفت

وہ کمالِ حسنِ ایقاں پائے گا
جو ہُوا ہے خوش گمانِ معرفت

جاگزیں دل میں نبی ﷺ کی یاد ہے
سر پہ چھایا سائبانِ معرفت

وہ تھا ممنونِ کرم سرکار ﷺ کا
جو بھی دیکھا رازدانِ معرفت

۱۰ خاک ہے طیبہ کی عرفاں آشنا
ہے ہر اک ذرہ نشانِ معرفت

حاضری آقا ﷺ کے در کی ہے نصیب
خوش ہوں زیرِ آسمانِ معرفت

جس سے مل جائے گا خالق کا پتا
در ہے ان ﷺ کا، آستانِ معرفت

آیا زیرِ پائے سرکارِ جہاں ﷺ
جب بھی سمٹا ہے جہانِ معرفت

ہوں نہ گر سرکار ﷺ خود امداد گر
سخت ہے ہر امتحانِ معرفت

جادۂ طیبہ کا جو راہی ہوا ۸
طے کرے گا ہفت خوانِ معرفت

اتّباعِ مصطفیٰ ﷺ سے ہو گئے
اولیاءَ اللہ رحؒ شانِ معرفت

دل میں محمودؔ الفتِ سرور ﷺ لیے
ہوں یکے از پیروانِ معرفت

مدحتِ سرور ﷺ 18

دریائے لُطفِ رب کی، یہ جو ہیں روانیاں
مدّاحیٔ حضور ﷺ کی ہیں قدردانیاں

لب پر درود و نعت ہے، تسکینِ قلب ہے
یہ سب مرے حضور ﷺ کی ہیں مہربانیاں

رکھتے ہو آنکھ تو چلو سرکار ﷺ کے نگر
ملتی ہیں بے نشاں کی وہیں پر نشانیاں

امکان ہی نہیں سرِ مُو انحراف کا
آقا ﷺ کی قلب و روح پر ہیں حکمرانیاں

خامہ بکھیرتا ہے گُلِ مدحتِ رسول ﷺ
کیا ماسوا کے ذکر میں رنگیں بیانیاں

لب بارگاہِ سرورِ عالم ﷺ میں کب کھُلے
نم دیدہ آنکھ کرتی رہی ترجمانیاں

ہیں اہلِ بیتِ پاکؓ کی، اصحابِ پاکؓ کی
آقا ﷺ کے اردگرد وفا کی کہانیاں

مجھ سے سنیں گے نعت سرِ حشر مصطفیٰ ﷺ
لائیں گی رنگ میری وہاں خوش گمانیاں

اِسرا کی رات ایک تو ظاہر سی بات تھی
مہمانیاں اِدھر، تو اُدھر میزبانیاں

ہم کو ہے اعتماد درودِ حضور ﷺ پر
ہوں گی نصیب حشر میں بھی شادمانیاں

صدّیقؒ و علم الدینؒ و مُریدِ حسینؒ نے
ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ لُٹائیں جوانیاں

محمودؔ لڑکھڑایا تو تھاما حضور ﷺ نے
کام آ گئی ہیں اِس طرح سے ناتوانیاں

نعتِ سرور ﷺ میں کہاں ہیں ذہن کی زرخیزیاں
ہیں فَقَط میرے مُقدّر کی نشاط انگیزیاں
۷ نام لیوا سرورِ عالم ﷺ کے، اور خُوں ریزیاں!
اپنی بداعمالیوں کی ہیں یہ آفت خیزیاں
۸ مدحِ آقا ﷺ میں کرم کا ذکر ہے جس جا، وہاں
احساساتِ محبت کی ہیں درد آمیزیاں
فیضِ تعلیمِ رسولِ پاک ﷺ سے آئیں ہمیں
بارگاہِ خالق و مالک میں سجدہ ریزیاں
۷ نعت میں جذباتِ دل کی ترجمانی ہے بہت
کیا ضرورت ہے کہ اس میں بھی ہوں رنگ آمیزیاں
عقل تک حیرت کُناں دیکھی یہاں محمودؔ نے
شہرِ آقا ﷺ میں کہاں ممکن جنوں انگیزیاں

ہر اک بات آقا و مولا ﷺ کی ہے الہام پر مبنی ۲
ہر ارشاد اُن کا ہے اللہ کے پیغام پر مبنی
مَحبّت سرورِ کونین ﷺ کی، ایمان ہے اپنا
ہمارا دین ہے سرکار ﷺ کے اَحکام پر مبنی
تصوّر میں دکھاتے ہیں جو جنت کا محل آقا ﷺ ۵
وہ ہے قصرِ عقیدت ہی کے سقف و بام پر مبنی
پَرَکھ کر دیکھ لیں ان کو جہاں والے کہ ہیں بے شک ۶
تمام احکام آقا ﷺ کے، رفاہِ عام پر مبنی
صباحِ شہرِ محبوبِ خدائے پاک ﷺ ہوتی ہے
مماتِ تیرگی پر، اور شکستِ شام پر مبنی
کرم محمودؔ جس پر بھی ہے خلّاقِ دو عالم کا
وہ ہے سرکار ﷺ کے اِنعام، بر، اِکرام پر مبنی

مدحتِ سرور ﷺ

نبی ﷺ کے دم سے ہے ہر عفو و درگزر کا وجود
اسی سے حشر میں ہے لطفِ کارگر کا وجود

کلامِ حق کی وضاحت کو تو ضروری ہے
رسولِ پاک ﷺ کے اقوالِ معتبر کا وجود

نبی ﷺ کی رحمتوں کی اور شفقتوں کی خیر!
مِرے قریب کہاں آ سکے گا ڈر کا وجود

حضور ﷺ نے یہ کہا، امتحاں ہے مومن کا
منال و مال کا، دولت کا، سیم و زر کا وجود

خدائے عَزَّوَجَلَّ نے حشر کے دن تک
برائے معجزہ قائم رکھا قمر کا وجود

حضور ﷺ ہوں گے بنفسِ نفیس محشر میں
خوش آیند اپنے لیے ہے، تو اِس خبر کا وجود

طیورِ فکر و تخیُّل کے، طیبہ جاتے ہیں
ضروری ان کے لیے کب ہے بال و پر کا وجود

سفر مدینے کا ہو، اور حضَر وہیں پر ہو
رہے اسی طرح قائم سَفَر حضَر کا وجود

وہاں پہ دل کا دھڑکنا بھی ہو گیا موقوف
مُواجہہ پہ عدم ہو گیا نظر کا وجود

درِ نبی ﷺ پہ جہاں بات ہو نہیں سکتی
کمال حوصلہ افزا ہے چشمِ تر کا وجود

مدینہ شہر ہے ایسا کہ اُس جگہ لوگو
کسی نے آج تک پایا نہیں ضرر کا وجود

نظر میں رکھے گا آقا ﷺ کی زندگی کو اگر
ضرور پائے گا محمودؔ بھی سحر کا وجود

درِ حضور ﷺ پر مَیں جب بھی باریاب ہُوا
مِرے تمام مصائب کا سدِّ باب ہوا
درود جب بھی حضوری کی کیفیت میں پڑھا
یہ کام باعثِ اِدفاعِ اضطراب ہوا
الف سے یٰ تک اک میں نے یہی سبق سیکھا
مِرے حضور ﷺ کی الفت مِرا نصاب ہوا
نبی ﷺ کی چشمِ عنایت نے خُلد پہنچایا
سوال کب ہوئے، کس دن مِرا حساب ہوا
سرِ نشور جو مجموعۂ نعت کے رکھّے
مِرا مُمِد مِرا ہر صفحۂ کتاب ہوا
طوافِ روضۂ سرکار ﷺ، نعت کی خدمت
خدا کے فضل سے پورا ہر ایک خواب ہوا

ہے رنگ و بُوئے مدینہ میں رنگ و بوئے بقا
اسی لیے تو مَیں کرتا ہوں آرزوئے بقا
نبی ﷺ کی یاد، پرستش خدا کی، خَلق سے خُلق
اِنھی نکات پہ قائم ہے آبروئے بقا
لبوں پہ مدحِ حبیبِ خدائے عالم ﷺ ہے
لگائے بیٹھا ہوں ہونٹوں سے مَیں سبوئے بقا
جب اِتّباعِ رسولِ خدا ﷺ نہیں کرتے
عَبَث ہے اہلِ زمانہ کو جستجوئے بقا
جو کوچہ ہائے مدینہ کو میں نے دیکھا ہے
سمائے جاتے ہیں نظروں میں کاخ و کوئے بقا
چلا ہوں شہرِ رسولِ کریم ﷺ کو محمودؔ
تو ہر قدم مِرا اُٹھتا رہا ہے سُوئے بقا

پائے کوئی نبی ﷺ کی اگر چشمِ التفات
رکھے ہمیشہ پیشِ نظر چشمِ التفات

ہو گا اُدھر سکون و طمانینت و قرار
فرمائیں گے حضور ﷺ جدھر چشمِ التفات

تم دل سے پوچھ لو یا تواریخ دیکھ لو
رکھتی ہے اک عجیب اثر چشمِ التفات

سرکار ﷺ سے، حساب و کتابِ نشور میں
کیا چاہتا ہے مجھ سا بشر؟ چشمِ التفات!

پُرسش کے روز کس نے کہا ہے اَنَا لَھَا
یوں ہر طرف ہے گرمِ سفر چشمِ التفات

محبوبِ ربِّ ہر دو جہاں ﷺ کی نگاہِ پاک
ہے شفقتوں کے پیشِ نظر چشمِ التفات

عمرِ عزیز پر نہ کروں فخر کس لیے
پائی نبی ﷺ کی زندگی بھر چشمِ التفات

سرکار ﷺ کی طرف سے کیا تاخیر کا سوال
چاہیں تو تیرے قلب و نظر چشمِ التفات

روشن شبانہ روز رہیں گے یہ حشر تک
جب پا چکے ہیں شمس و قمر چشمِ التفات

سرکار ﷺ جھلملاہٹیں شرمندگی کی ہیں
یوں مانگتا ہے دیدۂ تر چشمِ التفات

ہیں مُلک پر جو سایہ فگن بے یقینیاں
آقا حضور ﷺ، ایک اِدھر چشمِ التفات!

محمودؔ رکھ یقین کہ مل جائے گا تجھے
مدحت سرائیوں کا ثمر چشمِ التفات

25 مدحتِ سرور ﷺ

جو خوشِ نصیب شہرِ پیمبر ﷺ میں مَر گئے
میزان پر گئے تو وہ با کرّ و فر گئے

غافل رہے جو یادِ نبی ﷺ سے، تو جان لو
بے فائدہ حیات کے شام و سحر گئے

آئے تو لائے اُمتِ عاصی کی بخششیں
جس رات سیرِ عرش کو خیرُ البشر ﷺ گئے

پلٹے تو دوست بن چکے تھے وہ غفور کے
آقا ﷺ کی بارگاہ میں جو دیدہ ور گئے

پہنچے فضائے شہرِ نبی ﷺ کی گرفت میں
تو غم کے سارے مرحلوں سے ہم گزر گئے

خجلت مسافرت میں رہی اپنے ہم قدم
شہرِ نبی ﷺ میں جب گئے، با چشمِ تر گئے

تحقیق نعت و سیرتِ سرکار ﷺ کی کُتُب
لکھیں تو گویا ہم بھی کوئی کام کر گئے

ختمِ رُسُل ﷺ کے آنے کی دیتے گئے نوید
آقا ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغامبرؑ گئے

قائم کریں گے بزمِ درود و ثنا وہاں
ان ﷺ کی نگاہِ لطف سے، جنت اگر گئے

مال و منال اور وسائل کا کیا سوال
ہم ان ﷺ کے ہاں دعاؤں کے زیرِ اثر گئے

تسخیرِ کائنات کی ہیں یہ نشانیاں
اک پل میں عرش پر وہ شہِ بحر و بر ﷺ گئے

الطافِ مصطفیٰ ﷺ نے لپک کر اُٹھا لیا
محمودؔ ہم تو جب بھی اُس دہلیز پر گئے

سورج سے بھی ورا رہا سایہ بصد ادب
وہ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ نہ آیا بصد ادب

پہنچے جونہی حضور ﷺ کے روضے کے سامنے
ہم نے سرِ نیاز جھکایا بصد ادب

اُس شخص کو حقیقتوں کا کشف ہو گیا
جس نے تصوّر ان ﷺ کا جمایا بصد ادب

پائیں بلندیاں مری تقدیر نے سبھی
سر جب مُواجہہ میں جھکایا بصد ادب

دیکھا فرشتوں نے کہ ہوں نا‌عت تو پھر مجھے
پروانۂ نجات تھمایا بصد ادب

محمودؔ ہم نے طیبہ میں آنکھوں کے راستے
سرور ﷺ کو حال دل کا سنایا بصد ادب

اُن سے پوشیدہ نہیں ایک بھی منظر دل کا
حال سب جانتے ہیں سیّد و سرور ﷺ دل کا

نعتِ سرکار ﷺ کی مل جاتی ہے صورت اس کو
لب پہ لاتا ہے کبھی ذکر جو احقر دل کا

صرف لب پر ہی نہیں ذکرِ محبّت ان ﷺ کا
حال دیکھو تو یہی ہے پسِ منظر دل کا

نعت کہتے ہوئے جس طرح میں خوش پھرتا ہوں
حال ہے میرا اسی طرح سے اندر دل کا

اس میں کیا نکلے گا سرکار ﷺ کی الفت کے سوا
آپریشن جو کریں گے سرِ محشر دل کا

ناز محمودؔ کو برحق ہے بھی بختی پر
ان ﷺ کی خدمت میں شرف یاب ہے محضر دل کا

28
مدحتِ سرور ﷺ

قدم کا رُخ مدینے کی طرف، ذوقِ رِجا دل میں
حضوری کی تمنائیں در آئیں برملا دل میں
کھنچا تعلیمِ آباؒ سے اک ایسا دائرہ دل میں
نہیں الفت کسی غیرِ نبی ﷺ کی، اک ذرا دل میں
نہیں کشکولِ قلبِ مبتلا میں کوئی گنجائش
جو الفت مصطفیٰ ﷺ کی ہے تو پھر ہو اور کیا دل میں
انھیں انوارِ سرور ﷺ سے تعلّق کچھ نہ کچھ ہو گا
چھُپا رکھا ہے جن لوگوں نے کوئی آئنہ دل میں
کہو سودا تو ہے سر میں مدینے میں پہنچنے کا
سویدا کیا ہے؟ محبوبِ خدا ﷺ کا نقشِ پا دل میں
مَیں ہنگامِ قیامت میں بھی کچھ نعتیں سناؤں گا
بفضلِ حق، کیے بیٹھا ہوں اک یہ فیصلہ دل کا

رسالت پر، قیامِ حشر پر، توحیدِ خالق پر
ہے یوں ایماں، نہیں آتا ہے کوئی وسوسہ دل میں
کرو احکامِ سرور ﷺ پر عمل یارو، تو پاؤ گے
نظر میں روشنی اخلاص کی، نورِ صفا دل میں
کرم ایسا ہے رب کا جس پہ سو سو شکر واجب ہے
کہ آ سکتا نہیں کوئی نبی ﷺ کے ماسوا دل میں
مَیں طیبہ میں رسا ہوں اور لب پر نعت کے نغمے
نظر میں گُنبدِ اَخضر ہے اور ہیں مصطفیٰ ﷺ دل میں
ملے گا حشر میں رب سے قبالہ رُستگاری کا
لبوں پر نعت بھی محمودؔ ہو، اور ہو وفا دل میں
سوا نعتِ پیمبر ﷺ کے، نہ کچھ محمودؔ پاؤ گے
اگر ممکن تمھارے واسطے ہو جھانکنا دل میں

کچھ اور میں نے کہا بھی نہیں، سنا بھی نہیں
سوائے نعت کے، کچھ مجھ کو سوجھتا بھی نہیں

خدا کو سجدہ، تو تعظیم اپنے آقا ﷺ کی
سرِ عزیز کہیں اور تو جھکا بھی نہیں

ہوں باوجودِ جرائم رِہائی کا طالب
سوا نبی ﷺ کے، مجھے کوئی آسرا بھی نہیں

صحابہؓ ان کے جو ہیں، ان کے اہلِ بیتؓ جو ہیں
کوئی بڑے سے بڑا ان کی خاکِ پا بھی نہیں

جو ارتکابِ خطا و گناہ مجھ سے ہے
تو عفوِ آقا و مولا ﷺ کی انتہا بھی نہیں

ہمیں یقیں ہے ملاقات میں تقرُّب کا
کہ دو کمانوں کا تو کوئی فاصلہ بھی نہیں

فضیلت آپ ﷺ کو ہر اک پہ دی ہے خالق نے
برابر آقا و مولا ﷺ کے، انبیاءؑ بھی نہیں

تلاشِ حق میں نہ جاؤں اگر مدینے کو
تو سمجھو یہ کہ اسے دل سے ڈھونڈتا بھی نہیں

رہیں نہ کیسے مصائب ترے تعاقب میں
جو تیری جیب میں آقا ﷺ کا نقشِ پا بھی نہیں

سوائے خالقِ ہر کائنات مالک کے
کسی کا مدحِ پیمبر ﷺ میں رادّعا بھی نہیں

سکونِ دل کی طَلَب میں مَیں نعت کہتا ہوں
اسی لیے تو کوئی عرضِ مُدّعا بھی نہیں

حضور ﷺ کا ہوں، کہ طالع رشیدؔ احمد ہوں
چنانچہ زُہد مآبوں سے رابطہ بھی نہیں

ہوں دور میرے نکبت و ادبار جیتے جی
دیدار ہو عطا مجھے سرکار ﷺ جیتے جی
دیکھے زمانہ میرے مقدّر کی رفعتیں
خلعت مجھے ملے سرِ دربار جیتے جی
اسرا میں باتیں کیا سرِ قصرِ دنا ہوئیں
ممکن نہیں کہ وا ہوں یہ اسرار جیتے جی
جاتا رہا ہوں روضۃ الجنّت میں بار بار
یوں راہِ خلد ہو گئی ہموار جیتے جی
مرہونِ مصطفیٰ ﷺ جو ہے ہر لمحۂ حیات
ہو ان کے التفات کا پرچار جیتے جی
محمودؔ قبر میں مرا کردار دیکھنا
جذبوں کا کیسے کر سکوں اظہار جیتے جی

نبی ﷺ سے جو ہو سائلِ ہشت جنت
وہ خوش بخت ہے واصلِ ہشت جنت
ہُوا شاغلِ نعتِ سرکار ﷺ جب سے
میں تب سے ہُوا حاملِ ہشت جنت
جو حاصل ہو راہِ دیارِ نبی ﷺ سے
وہی تو ہے آب و گلِ ہشت جنت
جَبَل کی محبت کے باعث نبی ﷺ نے
اُحُد کو کیا شاملِ ہشت جنت
درود ان پہ آٹھوں پہر جب پڑھا ہے
خدا نے کیا قابلِ ہشت جنت
نبی ﷺ کا کرم ہشت پہلو ہے مجھ پر
مَیں محمودؔ ہوں داخلِ ہشت جنت

یا آؤ میرے گھر کی طرف، یا مجھے بلاؤ
طیبہ میں چلنے والی سکینت فزا ہواؤ!
آئے گی اِستجاب کی آواز عرش سے
آقا ﷺ کا نام لے کے جو دستِ دعا اُٹھاؤ
ہر اشک موتیوں کی طرح جگمگا اُٹھے
مجبوریٔ مدینہ میں آنسو اگر بہاؤ
گھیریں جو مشکلات و مصائب کبھی تمھیں
ایسے میں تم زباں پہ پیمبر ﷺ کا نام لاؤ
11 اِسرا کی رات رب نے فرشتوں سے یہ کہا
آئینہ بندیاں کرو، افلاک کو سجاؤ
پاؤ گے کج کُلاہیوں کو اپنے پاؤں میں
جب مانگنے کو جاؤ مدینے میں تم، گداؤ!

اے عاصیو! حضور ﷺ کا دامن کشادہ ہے
اے غم زدو، نظر میں ہو آقا ﷺ کی، مسکراؤ
سمجھو، تمھارے آپ نبی ﷺ رہنما ہوئے
بھٹکے ہوؤں کو سیدھا اگر راستا دکھاؤ
جو چاہو، جتنا چاہو، وہ مانگو حضور ﷺ سے
آقا ﷺ کے در سے خالی نہ جاؤ گے بے نواؤ!
محشر میں اہتمامِ پذیرائی دیدنی
ہو گا تمھارا، الفتِ سرور ﷺ کے آشناؤ!
جب تک پہنچ گیا نہ دیارِ حضور ﷺ میں
ہجرِ نبی ﷺ کا دل میں بھڑکتا رہا الاؤ
محمودؔ عاقبت کا اگر کچھ خیال ہے ۱۳
پڑھ کر درود، نامِ پیمبر ﷺ پہ سر جھکاؤ

مدحتِ سرور ﷺ 33

رُتبۂ سرکار ﷺ کی ہر اک صدی ہے مُعترِف
ہر زمانے کا کمالِ آگہی ہے معترف

محسنِ انسانیت ﷺ کے لطف کا اکرام کا
آدمیّت کے سبب ہر آدمی ہے معترف

میرے محبوبِ خدائے لم یزل ﷺ کی شان میں
گفتگو ہے معترف تو خامشی ہے معترف

نقشِ پائے مصطفیٰ ﷺ صَلِّ علیٰ کے نور کی
انجم و شمس و قمر کی روشنی ہے معترف

باغِ طیبہ کا تعطّر ہے مُسلّم اس قدر
ہر گلِ گلشن کے ساتھ اک اک کلی ہے معترف

الفتِ محبوبِ خلّاق و خلائق ﷺ کی قسم!
معترف آشفتگی، وارفتگی ہے معترف

شاہد اوراقِ تواریخ و سِیَر ہیں بے گماں
صدقِ سرور ﷺ کا زمانہ واقعی ہے معترف

یہ صفت تفویض کر دی ہے خدا نے آپ ﷺ کو
رحمت و رافت کا ہر اک امتی ہے معترف

چودہ صدیاں بعد بھی شان آپ ﷺ کی ویسی ہی ہے
ان کی عظمت کا زمانہ آج بھی ہے معترف

بھیگتی ہے آنکھ لطفِ سرورِ کونین ﷺ پر
ابرِ رحمت کی نگاہوں کی نمی ہے معترف

بندۂ سرکار ﷺ کی کُٹیا کی شوکت حبّذا
شان ایسی ہے کہ قصرِ خُسروی ہے معترف

میرے آقا ﷺ کی امانت کا صداقت کا رشید
ہر شناسا معترف ہر اجنبی ہے معترف

نعت جو مجھ سے ہو شایانِ مقامِ محمودؐ
تو پکاریں مجھے محشر میں ثنا خوانِ مقامِ محمود

ان کی عظمت تو تصوّر سے ورا ہے بے شک
میرے سرکار ﷺ ہیں سلطانِ مقامِ محمود

خُلد کی ساری بہاریں ہیں اسی کے دم سے
عرش ہے عرشۂ ایوانِ مقامِ محمود

انبیاءؑ پہلے سبھی، امتیں ان کی ساری!
دیکھتے رہ جائیں گے سب شانِ مقامِ محمود

یہ مقام آپ کا، ایوانِ شفاعت ہو گا
یوں ہے ہر فرد پہ احسانِ مقامِ محمود

نعت پڑھنے کی سعادت یہ وہاں پائے گا
ہے جو محمودؔ سبق خوانِ مقامِ محمودؐ

عیاں نورِ ازل سرکار ﷺ کے روضے سے ہوتا ہے
کہ پردہ دار ظاہر بھی اسی پردے سے ہوتا ہے

شفاعت ہو گی آخر مرتکبینِ کبائر کی
سکونِ دل رسولِ پاک ﷺ کے وعدے سے ہوتا ہے

مرے ماتھے پہ ہے تحریر ہجرِ طیبۂ اقدس
کہ افشا دردِ دل کا راز بھی چہرے سے ہوتا ہے

مَیں قائل ہوں نبی پاک ﷺ کی اک ایک نسبت کا
سکینت کا اثر مجھ پر اسی ناتے سے ہوتا ہے

رسولِ پاک ﷺ کی ازواجؓ کو، اولادؓ کو دیکھو
کہ ظاہر حسن گلشن کے ہر اک بُوٹے سے ہوتا ہے

عیاں محمودؔ نعتوں سے ہوئیں کیفیتیں دل کی
تعلّق آشکارا بات کے لہجے سے ہوتا ہے

36 مدحتِ سرور ﷺ

نبی ﷺ کو کر دیا دنیا کا مولا حق تعالیٰ نے
کیا جو "اُدْنُ مِنِّیْ" کا تقاضا حق تعالیٰ نے

پیمبر ﷺ کو عطا کر دی گئی کچھ ایسی یکتائی
بنایا ثانی و ہمسر، نہ سایہ حق تعالیٰ نے

جو اپنا بھی ہے اُس کا، اور ہے اس کے فرشتوں کا
مسلمانوں کو بخشا وہ وظیفہ حق تعالیٰ نے

جسے الفت پیمبر ﷺ کی عطا کی، اس کو کر ڈالا
نبی ﷺ کے شہر کا مفتون و شیدا حق تعالیٰ نے

وہ ﷺ ہیں دیروز و امروزِ زمانہ کے لیے رحمت
انھی کے نام لکھ ڈالا ہے فردا حق تعالیٰ نے

ہر اک تخلیق سے پہلے، حبیبِ پاک ﷺ کا اپنے
سرِ عرشِ مُعلّٰی نام لکّھا حق تعالیٰ نے

دیا جو واسطہ اس کو نبی ﷺ کا، تو کیا فوراً
ہر اک اندوہ کا میرے، مداوا حق تعالیٰ نے

رِضائے مصطفیٰ ﷺ کو ہر قدم پر اہمیت دے کر
عطا فرمایا اک مفہوم و معنیٰ حق تعالیٰ نے

ہر آنے والے دن میں، اور کر ڈالا مرے دل میں
نبی ﷺ سے اُنس و الفت میں اضافہ حق تعالیٰ نے

سلاطینِ زمانہ پر تفوُّق یُوں دیا مجھ کو
گدا محبوب ﷺ کا اپنے، بنایا حق تعالیٰ نے

چلا ہوں چودھویں بار اب کے میں آقا ﷺ کی خدمت میں
لگاؤ شہرِ سرور ﷺ سے وہ بخشا حق تعالیٰ نے

کرم کی انتہا محمودؔ پر کر دی، کہ رکّھی ہے
مرے دل میں مدینے کی تمنّا حق تعالیٰ نے

جو لوگ شہرِ نبیؐ کریم ﷺ میں آئے
وہی حُدودِ مذاقِ سلیم میں آئے

لبوں پہ جن کے، رہے ہیں درود کے نغمے
وہ ظلِّ لطفِ رؤف و رحیم ﷺ میں آئے

سرِ نشور کوئی ان سے پُوچھ کُچھ نہ ہوئی
گناہگار جو ان ﷺ کی گلیم میں آئے

جنھیں محبتِ محبوبِ کبریا ﷺ نہ ملی
براہِ راست وہ نارِ جحیم میں آئے

جدیدیت کا نہیں دخل میری نعتوں میں
مجھے تو لطف ہی رنگِ قدیم میں آئے

مدینے پہنچے تو محمودؔ ہم سے عاصی بھی
حصارِ لطفِ خدائے عظیم میں آئے

عکسِ طیبہ کا معتبر منظر
دیکھتا ہوں یہ اپنے گھر منظر

سب مناظر حسیں ہیں طیبہ کے
قبّۂ مصطفیٰ ﷺ ہے سر منظر

مسجدِ فتح اور قبُا و اُحُد
دیکھ شہرِ نبی ﷺ کا ہر منظر

کعبہ و گنبدِ پیمبر ﷺ کے
سب ہیں مبہوت، دیکھ کر منظر

نُور وہ پھُوٹتا ہے طیبہ سے
دیکھ سکتی نہیں نظر منظر

شبِ معراج ہوش کھو دیتا
دیکھ پاتا اگر بشر منظر

آقا ﷺ کی توجہ ہو اگر میری طرف بھی
اللہ کی ہو جائے نظر میری طرف بھی

خواہش یہ پنپتی ہے مرے حجلۂ دل میں
سرکار ﷺ کا ہو جائے گزر میری طرف بھی

جب مانتا ہوں سرورِ عالم ﷺ کو معلّم
کیوں ہو نہ رُخِ علم و ہنر میری طرف بھی

کی آپ نے ہر اک کی مدد، جس نے پکارا
ہو ایک نظر خیرِ بشر ﷺ میری طرف بھی

جاتے ہیں مدینے کی طرف اہلِ محبت
سرکار ﷺ! بلاوے کی خبر میری طرف بھی!

دیکھے گا زمانہ مری قسمت کی بلندی
اُٹھی جو کہیں ان ﷺ کی نظر میری طرف بھی

وہ خاکِ مدینہ کہ جو ہے غایتِ بینش
وہ خاک، وہی کحلِ بصر میری طرف بھی!

کنکر جو مدینے کے، نگاہوں میں بسے ہیں
کیوں رُخ نہ کریں لعل و گہر میری طرف بھی

فرمائیں پیمبر ﷺ جو توجہ تو نہ کیوں آئیں
افکار و تخیّل کے گہر میری طرف بھی

آقا ﷺ! ہے کرم آپ کا مشہورِ زمانہ
الطاف و عنایت کے ثمر میری طرف بھی

آقا ﷺ! شبِ دیجورِ تساہُل کا ہدف ہوں
کردار و عمل کی ہو سحر میری طرف بھی

یوں نعت ہمہ وقت ہے محمودؔ لبوں پر
ہے لطفِ پیمبر ﷺ کی خبر میری طرف بھی

مدحتِ سرور ﷺ 40

وہ ہیں اُقدم ہر ایک اُقدم سے
نورِ سرور ﷺ تھا پہلے آدمؑ سے
کبریا روبرو نبی ﷺ کے ہُوا
رہ کے پوشیدہ چشمِ عالم سے
الفتِ ذُوالجلال تھی ظاہر
"اُدْنُ مِنّیْ" کے خیر مقدم سے
ہم کو بلوایئے حضوری میں
لَے نکلتی ہے چشمِ پُر غم سے
لب تو طَیبہ میں کُھل نہیں پائے
عرض کی ہم نے چشمِ پرنم سے
یادِ طَیبہ میں اشک نکلے ہیں
اُنس ہے قطرہ ہائے شبنم سے

تلبیہ اور نعت پڑھتا ہوں
مَیں گزرتا ہوں جب یَلَمْلَمْ سے
درس کی ابتدا نبی ﷺ نے کی
خانۂ زید ابنِ ارقمؓ سے
خدمتِ نعت کی ملی توفیق
لطف و اکرامِ ربِ اکرم سے
میرے سرکار ﷺ نے کہا کہ رہیں
مومن آپس میں ربط پیہم سے
حکمِ سرکار ﷺ کے مطابق، حیف!
کام کوئی نہ ہو سکا ہم سے
لذّتِ کام طَیبہ میں محمودؔ
ہے تمُور اور آبِ زمزم سے

مدینے سے ہے اُمیدِ وفا، نویدِ وفا
رسا ہوا جو وہاں، وہ ہے مُستفیدِ وفا

ملیں جو رتجگے سرکار ﷺ کی محبت میں
تو باتّباعِ پیمبر ﷺ ہے صبحِ عیدِ وفا

وفا ضروری ہے اَحکامِ سرورِ دیں ﷺ سے
کلیدِ جنّتُ الفردوس ہے کلیدِ وفا

مدینہ لطف و عطا کا، کرم کا ہے مصدر
کہ دیدِ شہرِ حبیبِ خدا ﷺ ہے دیدِ وفا

وہاں سے واپسی ہے بے خودی محبت کی
فضائے طیبۂ اقدس سے ہے کشیدِ وفا

نبی ﷺ کے نام پہ جاں دینا ہے حیات رشید
شہیدِ حُرمتِ سرکار ﷺ ہے شہیدِ وفا

آیا ایقان اور گمان گئے
عرش پر جب وہ میہمان گئے

شہرِ سرکار ﷺ کی طرف ہم بھی
تا بہ عرفانِ بے نشان گئے

کبریا کو نبی ﷺ کے کہنے پر
ہم تو دیکھے بغیر مان گئے

جو تھے ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے امیں
سرخرو بعدِ امتحان گئے

جن کا طیبہ میں اِرتحال ہُوا
وہ تو دنیا سے کامران گئے

پڑھتے محمودؔ مصطفیٰ ﷺ پہ درود
خلد کو رب کے ہم زبان گئے

بحرِ رحمت کی ہے، دریائے سخا کی ذات ہے
جس سے ہے سیراب دنیا، مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے
جن سے دنیا کی ہیں سب شادابیاں، رعنائیاں ۳۳
صاحبِ اعزازِ لَوْلَاکَ لَمَا کی ذات ہے
جن کی عظمت اہلِ خلد و عرش پر روشن ہوئی
وہ شبِ اسرا امام الانبیا ﷺ کی ذات ہے
یا اکیلا لامکاں میں ہے خدائے اِنس و جاں
یا وہاں پر سرورِ ہر دوسرا ﷺ کی ذات ہے
کیوں نہ سجتے آسمان و خلد و عرش و لامکاں
ذاتِ حق کی میہماں جو مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے
ساعتیں قربِ خدا کی، جن کی ہمراہی میں تھیں
وہ حبیبِ کبریا صلِ علیٰ کی ذات ہے

خون بن کر ہے رگوں میں الفتِ آقا ﷺ رواں
دل میں جو جلوہ نما ہے، مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے
جن کے اخلاقِ حسیں نے دل مسخّر کر لیے
سرورِ دیں، شاہِ قَوسَین و دَنا ﷺ کی ذات ہے
دنیا و عقبیٰ میں میری یاور و امداد گر
یا خدا کی ذات ہے یا مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے
حق کو منوایا ہے جس ہستی نے سب لوگوں سے، وہ
حق شناس و حق نگر، اک حق نما کی ذات ہے
جن کے تیور دیکھ کر میزاں پہ ہوں گے فیصلے
میرے حامی، شافعِ روزِ جزا ﷺ کی ذات ہے
رشتۂ اخلاص قائم جس سے ہے محمودؔ کا
وہ مرے آقا ﷺ کے ہر مدحت سرا کی ذات ہے

مدحتِ سرور ﷺ 44

نعت کہنے میں جسے ملتی ہو اکثر ترجیح
حشر میں دیں نہ فرشتے اسے کیونکر ترجیح

داغِ انگشتِ نبی ﷺ رکھتا ہے وہ سینے پر
ماہ کو یوں ہوئی خورشیدِ جہاں پر ترجیح

شبِ معراج قدم ان کے، فلک پر پہنچے
پا گیا آج کے دن گنبدِ بے در ترجیح

صائم الدّہر بھی ہوں، قائم اللّیل بھی ہوں
پا نہیں سکتے غلامانِ نبی ﷺ پر ترجیح

جو تہِ دل سے نظر آتا ہے مخلص دیں سے
دیتے ہیں سب پہ نبی ﷺ اس کو برابر ترجیح

ہو گی اعمال کی پُرسش بھی بہر نوع، مگر
پائے گی الفتِ سرور ﷺ سرِ محشر ترجیح

بے بصر لوگوں میں پا جائیں تو پائیں بے شک
ذرّۂ خاکِ مدینہ پہ جواہر ترجیح

قلب و جاں، اور قلم، اور زباں کے باعث
پائی زُہّاد پہ میں نے سرِ کوثر ترجیح

بیٹھ کر منبرِ سرور ﷺ پہ کہی نعتِ نبی ﷺ
ایسے حسّان رضؓ نے پائی سرِ منظر ترجیح

کج کُلاہانِ جہاں پر یہ ہوا ہے واضح
ان ﷺ کے دربار میں پاتا ہے جھکا سر ترجیح

سربراہانِ ممالک کے مقابل قدسی
دیں گے دریوزہ گرِ شاہ ﷺ کو یکسر ترجیح

سرِ محمودؔ درِ پاکِ نبی ﷺ پر ہو گا
حالِ دل پائے گا لیکن پسِ منظر ترجیح

خاکِ طیبہ سے درخشاں ہوئے ماہ و خورشید
روشن اِس طرح سے یکساں ہوئے ماہ و خورشید

انگلی ان دونوں کی جانب جو اٹھی سرور ﷺ کی
یوں زمانے میں نمایاں ہوئے ماہ و خورشید

سیر میں صاحبِ معراج جو مصروف ہوئے
ان کے قدموں سے فروزاں ہوئے ماہ و خورشید

ظرف میں روشنی پائی ہے نبی ﷺ کے در سے
اس طرح نور کی پہچاں ہوئے ماہ و خورشید

نقشِ پا آقا و مولاؐ کا انھیں ہے مطلوب
اِس تگ و دو ہی میں ہلکاں ہوئے ماہ و خورشید

مُطّلع اس کو یہ محمودؔ کے وِجداں نے کیا
طوفِ طیبہ ہی کو گرداں ہوئے ماہ و خورشید

ذکرِ سرکار ﷺ کا بلواتے ہیں ساون آنسو
جب بہاتے ہیں عنادِل سرِ گلشن آنسو

دل کی دنیا میں اُجالے کا سبب بنتے ہیں
یادِ آقا ﷺ میں جو پلکوں پہ ہیں روشن آنسو

شکر، صد شکر کہ سرکار ﷺ کی باتیں سن کر
اُفقِ چشم سے اترے سرِ دامن آنسو

میرے خالق کو وہ ہر بار پسند آئے ہیں
یادِ طیبہ میں جو نکلے ہیں اصولاً آنسو

اس میں آتا ہے نظر گنبدِ اُخضر مجھ کو
اتنا شفّاف ہے، گویا کہ ہے درپن آنسو

مجھ کو ہر سال مدینے میں تو پہنچاتے ہیں
کاش دلوائیں اِسی شہر میں مدفن آنسو

47
مدحتِ سرور ﷺ

ملائک ان کا رکھیں گے نہ محشر میں بھرم کیسے
نہ ہو گا منتظرِ خدّامِ سرور ﷺ کا، ارم کیسے

۲ لَعَمْرُکَ کہہ کے، اور سوگند اُن کے شہر کی کھا کر
ہمیں تعلیم دی رب نے کہ کھائیں ہم قسم کیسے

نبی ﷺ کا ذکر کم کرنا، محبّت ان سے کم رکھنا
جو ایسے ہوں، وہ میرے واسطے ہوں محترم کیسے

خدا کے آخری پیغام بر جب میرے آقا ﷺ ہیں
قوانینِ پیمبر ﷺ حشر تک ہوں کالعدم کیسے

میں تیرہ مرتبہ تیرہ برس میں جا چکا طیبہ
کوئی پوچھے تو پوچھے مجھ سے، ہوتا ہے کرم کیسے

۲ قسم کھا کر قلم کی، رب نے مدحِ مصطفیٰ ﷺ کی ہے
رہیں بے گانۂ نعتِ نبی ﷺ اہلِ قلم کیسے

وہ ہیں محبوبِ رب، رحمت ہوئے ہیں کائناتوں کے
نہ ہوں زیرِ نگیں ان کے، عرب کیسے، عجم کیسے

دمِ آخر نہ جب تک دیدِ سرور ﷺ ہو چکی ہو گی
سمجھ میں آ نہیں سکتا، مرا نکلے گا دم کیسے

نہیں مخفی حقیقت، معصیت، اوقات جب اپنی
نہ جانے جا پہنچتے ہیں مدینے میں تو ہم کیسے

قیامِ طیبۂ اقدس کے لمحاتِ مقدّس میں
پتا چلتا نہیں، رہتی ہے میری چشم نم کیسے

غم و اندوہ و رنج و حُزن کا درماں جو آقا ﷺ ہیں
مرے نزدیک آ سکتا ہے، یارو، کوئی غم کیسے

حصارِ رحمتِ آقا ﷺ میں جب محمودؔ رہتے ہیں
پیاپے ہم نہ کرتے جائیں گے نعتیں رقم کیسے

زائرِ روضہ کو دیکھا تو ملائک نے کہا
زندہ انساں کبھی تصویر بھی ہو سکتا ہے

کر گیا ایک اشارہ یہ نبی ﷺ کا بچپن
چاند افلاک پہ تسخیر بھی ہو سکتا ہے

طیبہ پہنچے تو یہ احساس ہوا ہے ہم کو
خواب شرمندۂ تعبیر بھی ہو سکتا ہے

ڈھونڈتا پھرتا ہے رِضواں جسے جنّت کے لیے
راہِ طیبہ کا وہ رَہ گیر بھی ہو سکتا ہے

مُتّبع سرورِ عالم ﷺ کا کوئی ہو تو سہی
بندہ خود کاتبِ تقدیر بھی ہو سکتا ہے

مدحتِ سرورِ عالم ﷺ نے یہ عرفاں بخشا
شعر جذبات کی تصویر بھی ہو سکتا ہے

دستگاری تو کجا، الفتِ سرور ﷺ کا عمل
حشر میں باعثِ توقیر بھی ہو سکتا ہے

مقصدِ نعت جو خُوشنودیٔ سرکار ﷺ نہ ہو
یہ ترا جذبۂ تشہیر بھی ہو سکتا ہے

کم ہو سرکار ﷺ کی الفت جو کسی کے دل میں
بندہ آمادۂ تقصیر بھی ہو سکتا ہے

عَمْرو بن عاصؓ یہ کہتے ہیں، نبی ﷺ کا حلیہ
کون کہتا ہے کہ تحریر بھی ہو سکتا ہے

نسخہ "صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِیْ" مستعمل ہو
اور نسخہ کوئی ایسا ہے، جو اکسیر بھی ہو سکتا ہے

دلِ محمودؔ کہاں حُزن شناسا ہو گا
نعت کہہ کر کوئی دلگیر بھی ہو سکتا ہے؟

49

مدحتِ سرور ﷺ

رخشِ تخیل مدینے کو چلا ہے، جب بھی
نعت کہتا ہے، وہ کھونٹے سے بندھا ہے جب بھی

نصرت آقا ﷺ کی، مرے سر پہ ہے سایہ افگن
میرے ہونٹوں پہ "اَغِثنِیْ" کی صدا ہے جب بھی

اپنے آپے میں نہ رہنے کی ہوئی ہے صورت
نعت میں مجھ سے کوئی شعر ہُوا ہے جب بھی

ہر گنہگار کے شافع ہیں رسولِ اکرم ﷺ
اپنے کردار میں سب سے وہ بُرا ہے، جب بھی

پُوجتا یُوں ہُوں کہ سرکار ﷺ نے پُوجا ہے اُسے
میرا معبود ہے، خالق ہے، خدا ہے، جب بھی

رُستگاری تو بہر طور نبی ﷺ بخشیں گے
لوحِ تقدیر پہ تحریر سزا ہے جب بھی

سر کا ممکن ہی نہیں اور کہیں پر جھکنا
ذکرِ آقا ﷺ میں جھکا ہے، یہ جھکا ہے جب بھی

شہرِ آقا ﷺ سے اُمڈ آیا سحابِ رحمت
اشک مہجوریٔ طیبہ میں بہا ہے جب بھی

پیش کی زخمیٔ طائف ﷺ کو سلامی مَیں نے
جادۂ دیں میں کوئی ظلم سہا ہے جب بھی

مل گئی دل کو سکینت بھی، طمانینت بھی
حرفِ مدّاحیٔ سرکار ﷺ کہا ہے جب بھی

یُوں لگا، قدسیوں نے لی ہیں بلائیں اس کی
گردِ طیبہ سے کوئی چہرہ اَٹا ہے جب بھی

دور طیبہ سے جو ہے، پھر بھی یہ پڑھتا ہے درود
اور، دربار میں محمودؔ رسا ہے، جب بھی!

مدحتِ سرور ﷺ 50

زِ راہِ لطف شہِ محتشم ﷺ نے دیکھا ہے
تو مجھ کو خُلدِ بریں کی نِعَم نے دیکھا ہے

اُسے کیا مہرِ قیامت کی گرم خُوئی سے
جسے حضور ﷺ کی چشمِ کرم نے دیکھا ہے

در آئے دل میں مناظر ریاضِ جنّہ کے
مُواجہہ کو مری چشمِ نم نے دیکھا ہے

ہم ایسے غرقِ گنہ آدمی گئے طیبہ
نبی ﷺ کا معجزہ یہ ایک ہم نے دیکھا ہے

تھی آنکھ نم تو بندھے ہاتھ تھے، جھکا سر تھا
سرِ حرم مجھے اہلِ حرم نے دیکھا ہے

صریرِ خامہ میں ہر وقت لے ہے نعتوں کی
کوئی نظارہ تو میرے قلم نے دیکھا ہے

کوئی حضور ﷺ کے پاؤں کی دھول جیسا ہو
چہار سمت عَرَب نے، عَجَم نے دیکھا ہے

شفیق نظروں سے مجھ ایسے خاکساروں کو
فرازِ عرش سے شاہِ اُمم ﷺ نے دیکھا ہے

اُسے حصارِ درودِ رسول ﷺ میں پایا
مرے وجود کو جب بھی عدم نے دیکھا ہے

ریاضِ جنّتِ سرکار ﷺ میں مرا جانا
ہزار مرتبہ باغِ ارم نے دیکھا ہے

چہار سمت سے ہوں روشنی کے گھیرے میں
مری طرف جو اُس نورِ قدم ﷺ نے دیکھا ہے

زمیں پہ پاؤں جو محمودؔ کے نہیں ٹکتے
اسے حضور ﷺ کے فیضِ اتم نے دیکھا ہے

منفرد ہے مرے نبی ﷺ کی صفت
یہ صفت ہے خدا رسی کی صفت

آ گئی دیدِ روضہ کے باعث
گوشۂ چشم میں نمی کی صفت

لب پہ میرے بھی ہے، خدا کے بھی
سرورِ کائنات ﷺ ہی کی صفت

مجھ پہ چشمِ کرم نبی ﷺ کی ہوئی
کام آئی ہے عاجزی کی صفت

شغلِ طوفِ مدینۂ طیّب!
ہے یہی چرخِ چنبری کی صفت

پایا جاہ و جلال کعبہ میں
دیکھی طیبہ میں دلکشی کی صفت

ماسوائے رسولِ حق ﷺ، کب ہے
رحمتِ عالمیں کسی کی صفت

ذرّۂ خاکِ شہرِ سرور ﷺ میں
بالخصوص آئی روشنی کی صفت

نام لیوا جو اُن کا ہے، اس کو
ہے ضرور امن و آشتی کی صفت

سجدۂ شکر کر کے صُفّہ پر
پا گئے ہم بھی آگہی کی صفت

اپنے آقا ﷺ سے کیجئے الفت
پایئے نعت گستری کی صفت

خادمِ نعت ہو گئے محمودؔ
یہ صفت ہے کسی کسی کی صفت

جو تھا شہرِ نبی ﷺ کے کاخ و کُو میں
وہی حسن آیا میری گفتگو میں
جو سوچو تو پیمبر ﷺ کی رسالت
ہے مضمر معنیٔ اللہ ھُو میں
نبیؐ پاک ﷺ کی سب نسبتوں سے
ہے الفت جاگزیں میرے لہو میں
ملا عاداتِ پیغمبر ﷺ کا پرتَو
جو اہلِ بیتؓ تھے، ان سب کی خُو میں
مَیں مست و بے خودِ یادِ نبی ﷺ ہوں
شرابِ عشق و الفت ہے سبو میں
نبی ﷺ کے شہر میں محمودؔ پہنچا
جو نکلا کبریا کی جستجو میں

خیال و فکر کی پاکیزگی ہے مدحتِ سرور ﷺ
جو سوچو تو خدا کی پیروی ہے مدحتِ سرور ﷺ
جسے مَیں شعر کہتا ہوں، جسے مَیں فن سمجھتا ہوں
کبھی حمدِ خدا ہے اور کبھی ہے مدحتِ سرور ﷺ
نشاط و اِنبساط و خُرّمی کی یہ پیامی ہے
ہر اک رنج و الم سے مخلصی ہے مدحتِ سرور ﷺ
نظر آتی ہے تا خلدِ بریں ہر راہ تابندہ
کچھ ایسی روشنی سی روشنی ہے مدحتِ سرور ﷺ
جو ہے ناگفتنی، تو وہ ہے میری معصیت زدگی
اگر ہے گفتنی تو گفتنی ہے مدحتِ سرور ﷺ
عَمَل دَخَل اس کا جب سے ہو گیا ہے زندگانی میں
ہوا واضح کہ حسنِ زندگی ہے مدحتِ سرور ﷺ

یقیناً اُس کو آقا ﷺ نے پذیرائی عطا کی ہے

نگاہوں میں مِری، جو اَن کہی ہے مدحتِ سرور ﷺ

تفاخُر یا تعلّی کا نہیں مضمون نعتوں میں

مِرے لب پر زِ رُوئے عاجزی ہے مدحتِ سرور ﷺ

اثر طُرفہ نظر آیا ہے میری ایکٹوِیٹی (*) کا

خدا کو خوش کیا ہے جب بھی کی ہے مدحتِ سرور ﷺ

انوکھا تجربہ فکرِ سُخن میں ہو گیا مجھ کو

کہ حمدِ حق تعالٰی بھی بنی ہے مدحتِ سرور ﷺ

مضامین اور بھی ہیں بیسیوں، پر مجھ سے کیا مطلب

مِرے نزدیک تو بس شاعری ہے مدحتِ سرور ﷺ

مِرے احباب واقف ہیں مِری کیفیّتِ دل سے

کہ میرے واسطے وجہِ خوشی ہے مدحتِ سرور ﷺ

(*) Activity۔ سرگرمی

راجا رشید محمودؔ کے مجموعہ ہائے نعت

اُردو

1-وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ شاعر کا پہلا اُردو مجموعہ نعت جس میں ۲ حمدیں ۳۰ نعتیں اور ۱۴ مناقب ہیں۔ ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (۱۳۶ صفحات)

2-حدیثِ شوق ۷۸ نعتیں ہیں۔ ۳۳ ارباب علم و دانش کی آرا بھی شامل ہیں۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (۱۷۶ صفحات)

3-منشورِ نعت پانچ سو اُردو، اور ۱۶۰ پنجابی فردیات۔ اُردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ (۱۷۶ صفحات)

4-سیرتِ منظوم نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۰۱ قطعات۔ (خطاط: محمد یوسف نگینہ) ۱۹۹۲ (۱۲۸ صفحات)

5-92 نعتیہ قطعات۔ حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی ''محمد'' (ﷺ) کے عددی نسبت سے۔ دیباچہ بعنوان ''کائنات کے ۹۲ پائیدار عناصر'' (خطاط: جمیل احمد قریشی تنویر رقم مرحوم) ۱۹۹۳ (۱۱۲ صفحات)

6-شہرِ کرم ۹۲ + ۱ نعتیں، ۱۴۳ فردیات، ۱۷۸ متفرق اشعار اور ۷۹ قطعات۔ دُنیائے شعر میں اپنے موضوع پر پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں مدینہ طیبہ کا ذکر ہے۔ ۲۰ نادر تصاویر۔ ۱۹۹۶ (۱۹۲ صفحات)

7-مدیحِ سرکار ﷺ حضور ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے حوالے سے ۶۳ نعتیں اور ۶۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ (۱۲۴ صفحات)

8-قطعاتِ نعت ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ (۱۱۰ صفحات)

9-حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات۔ دُنیا کا پہلا مجموعہ نعت جس کے ہر شعر میں درود پاک کا ذکر ہے۔ ۱۹۹۸ (۱۵۴ صفحات)

10-مخمّساتِ نعت دُنیائے نعت میں مخمسات کی ہیئت میں پہلا مجموعہ نعت۔ ۵۰ خمسے۔ بعض میں نئے تجربے بھی کیے گئے ہیں۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات)

11-تضامینِ نعت حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعار نعت پر تضمینیں۔ اس

حوالے سے اولیت کا حامل مجموعہ۔۲۰۰۰ (۱۴۴صفحات)

12-فردیاتِ نعت ۵۸۰فردیات۔ اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ''منشورِ نعت'' والے اشعار شامل نہیں۔۲۰۰۰ (۱۰۸صفحات)

13-کتابِ نعت ۲۰۰۰ (۵۳نعتیں) ۱۱۲صفحات

14-حرفِ نعت ۵۳نعتیں (حضور اکرم ﷺ کے اسم گرامی ''احمد'' (ﷺ) کے عدد کی مناسبت سے۔۲۰۰۰ (۱۱۲صفحات)

15-نعت ۵۳نعتیں۔ ہر شعر میں ''نعت'' کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔۲۰۰۱ (۱۱۲صفحات)

16- سلامِ ارادت اس سے پہلے کسی شاعر کا غزل کی ہیئت میں نعتیہ سلاموں کا مجموعہ نہیں آیا۔ اولیت کے پرچم کے ساتھ۔۲۰۰۱ (۱۰۴صفحات)

17-اشعارِ نعت شاعر کا دوسرا اُردو مجموعہ فردیات (۹۶صفحات)

18-اوراقِ نعت ۵۳نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدینہ طیبہ میں کہی گئیں۔ ۲۰۰۲ (۹۶صفحات)

19-مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم۔۵۳نعتوں کا مجموعہ۔۲۰۰۲۔صفحات ۹۶

پنجابی

1-نعتاں دی اَتّی پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس میں حضور ﷺ کے لیے تو، تم یا اس کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا۔ پنجابی کا پہلا مجموعہ نعت جس پر (۱۹۸۸ میں) صدارتی ایوارڈ ملا۔ ۶۳ نعتیں۔۱۹۸۷ (۱۴۴صفحات)

2-حق دی تائید نعت ومنقبت۔۱۹۵۶ (۸صفحات)

3-ساڈے آقا سائیں صلی اللہ علیہ وسلم ۳۶۸نعتیہ فردیات۔ پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اس میں ''منشورِ نعت'' کا کوئی شعر شامل نہیں ہے۔۲۰۰۱ (۹۶صفحات)

مزید

مجموعہ کلام ''منظومات'' (مطبوعہ ۱۹۹۵) میں ۱۹ نعتیں اور بچوں کے لیے نظموں کے مجموعے ''راج دلارے'' (مطبوعہ ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱) میں ایک حمد اور تین نعتیں ہیں۔

☆☆☆☆☆